آئینہ ہومیوپیتھک فلسفہ

میازم

قیاس یا حقیقت

سائکوسس Sycosis	سفلس Syphilis	سورا Psora

تحقیق و تحریر

ہومیوپیتھک ڈاکٹر یونس کشالی

نوٹس

فہرستِ مضامین

پیش لفظ:

دنیائے ہومیوپیتھی میں تمام اطباء جہاں ہومیوپیتھک طریقہ ہائے علاج سے پر اعطمنان ہیں، وہیں پر ایک موضوع ان تمام ماہرین واکابرین کے درمیان ایک معمابناہوا ہے کہ آخرکار میازم کسے کہتے ہیں، میازم کی حقیقت کیاہے، آیا میازم ہوتے بھی ہیں کہ نہیں، اگر ہوتے ہیں تو کیا، کب، کیسے، کہاں اور کتنے ہوتے ہیں، وغیرہ وغیرہ...

بیشتر ہومیوپیتھک اطباء میازم کو محض اسی وجہ سے ماننے پر مجبور ہیں کہ: بانیءِ ہومیوپیتھک ڈاکٹر ہانیمن نے بذاتِ خود میازم کی موجودگی کا اظہار کیاہے. لہٰذہ اب سمجھ میں آئے یانہ آئے، سب نے میازم کاراگ تو آلاپناہے، مگر کرنی اپنی اپنی من مانی ہے. کیونکہ نصف سے زائد ایلوپیتھک میتھڈ سے مانوس وماخوذ مضامین پڑھ کر، ہومیوپیتھک ڈاکٹر بن جانے سے، ہومیوپیتھی کے نبیادی فلسفہ ہائے میازم اور امراض وعلاج کی حقیقت کو مکمل طور پر یاڈاکٹر ہانیمن کے آرگینن کے مطابق کیسے جان پائیں گے؟

میری اس ادنٰی سی کاوش کے ذریعے ہم میازم کی حقیقت وماہیت کی مکمل تفصیل کے ساتھ جانکاری حاصل کر کے اس مشکوک وغیر تسلی بخش قسم کے موضوع پر مغالطوں سے پاک جانکاری اور مکمل دسترس پانے میں کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے. ان شاءاللہ.

ہومیوپیتھک ڈاکٹر یونس کشالی

کشالیز ہربل میڈیکیئر (کلینک اینڈ ریسرچز)

ماڈل ٹاؤن میرپورخاص، سندھ پاکستان.

(+92) 307 318 0153

میازم کا مطلب کیا ہے؟

اس سوال سے متعلق تمام ماہر اطباء، ایکدم ماہرِ لسان بن جاتے ہیں اور لغوی طور پر میازم لفظ کی قدیمی تاریخ بیان کر کے نصف سے زیادہ وقت یہ ثابت کرنے میں گنوا دیتے ہیں کہ میازم کسی طرح کی عفونت یعنی گندگی کو ہی کہا جاتا ہے. اور سننے والے غیر تسلی بخش طوالت سے تنگ آکر تالیاں بجاکر مقرر کو تخلیہ کا خاموش پیغام ارسال کر دیتے ہیں. اور مقرر اس عمل کو اپنی علمی قابلیت کی داد پرسی مان کر اپنے بیانات کا قائل ہو جاتا ہے، لیکن اب بھی وہ مشکوک ہی رہتا ہے کہ: آیا مَیں نے جو کچھ بھی کہا ہے، وہ درست و حقیقت پر بھی مبنی ہے یا کہ حقائق ابھی تلک بھی مبہم ہی ہیں (آرگینن دفعہ: 6).

وجہ یہ ہے کہ وہ مقرر، ڈاکٹر ہانیمن کے قول کو فراموش کر چکا ہوتا ہے کہ: کسی بھی تحریک کو متحرک ہونے کیلئے کوئی ابتدائی سبب درکار ہے. اور وہ سبب مادی نہیں بلکہ روحانی (قابلِ فہم اور قابلِ مشاہدہ غیر مادی خودکار کیفیاتی) ہوتا ہے. میازم کا مطلب محض عفونتی مادہ نہیں بلکہ یہ خودکار کیفیات کا نام ہے اور جب کسی کیفیت میں کوئی ہیجان یا بحران پیدا ہوتا ہے تو وہ تحریک سستی میں آجاتی ہے. بالکل اسی طرح ہی جیسے دو بدلتے موسموں کے درمیان والے دن انتہائی مضرِ صحت بن جاتے ہیں. اسی طرح میازمی کیفیت بھی اپنی تحریک کے باعث سمی / عفونتی بخارات کی کیفیت اختیار کر لیتی ہے. اور اسی کو میازمی بگاڑ کہا جاتا ہے. یعنی کہ "میازم کا مطلب ایسی خودکار بلا انقطاع متحرک کیفیت ہے کہ جو اگر اعتدال پر رہے تو صحت اور اگر سُست ہو جائے تو بیماری (یعنی تیزی اور تحلیل) کا سبب بنتی ہے".

میازمین کی تعداد کتنی ہے؟

جیسا کہ اب واضح ہے کہ میازم، کیفیت کو کہا جاتا ہے. اور یہ بھی سبھی جانتے ہیں کہ ہومیوپیتھی کو فطری علاج کے نام سے جانا جاتا ہے. تو اب ذرہ سوچیئے کہ فطری کیفیات کتنی ہوتی ہیں؟ آپکو

میازمین کی تعداد کا بخوبی اندازہ ہو جائیگا. کل کائنات میں فطری طور پر مرکب و قابلِ مشاہدہ کیفیات تین ہی ہوتی ہیں. اگر فطری کیفیات تین ہی ہیں تو پھر میازم پانچ، چھ وغیرہ وغیرہ کیونکر ہونگے؟ ڈاکٹر ہانیمن نے با تحقیق فقط تین میازم (سورا، سلفس اور سائکوسس) بیان کیئے ہیں. اور ہر مرض کی جڑ ان ہی تین میازمین میں سے کسی ایک کو جانا ہے (آرگینن دفعہ:5).

میازمین کی ماہیت؟

خالقِ کائنات نے ہر تخلیق کو جوڑے کی شکل میں خلق کیا ہے. مفرد و واحد ہستی فقط اسی خالقِ عظیم کی ہی ذاتِ الٰہی ہے. اسی کلیہ پر ہم تمام کیفیات کو بھی جوڑے کی بنا پر بیان کرتے ہیں. مثلاً:
1. تری و سردی، 2. گرمی و خشکی، 3. خشکی و سردی وغیرہ.

انسانی تخلیق اربع عناصر پر ہوئی ہے. 1. سردی، 2. تری، 3. خشکی، 4. گرمی. ان عناصر کو جب ہم انسانی بدنی تقسیم کے لحاظ سے مطالعہ کرتے ہیں تو انکے جوڑے ایک منظم نظام پر منقسم پاتے ہیں. جیسا کہ گرمی کے ساتھ سردی کا اور تری کے ساتھ خشکی کا جوڑا کبھی نہیں بنتا کیونکہ اگر ایسا ہو تو کوئی ایک تحریک زور آور ہو گی کہ جو دوسری کو ختم کر دے گی. لہٰذہ یہ جوڑے کچھ اس ترکیب پر افشاں ہوتے ہیں: 1. تری سردی، 2. خشکی سردی، 3. گرمی خشکی. یہ ہی امزجہ میازمین میں پائے جاتے ہیں. 1. سورا= گرمی خشکی، 2. سفلس = تری سردی، 3. سائکوسس = خشکی سردی. میازمین کی یہ تقسیمِ امزجہ فعالی کیفیات ہوتی ہیں. یعنی اگر جسمِ انسانی میں یہ کیفیات اس معتدل ترکیب پر متحرک رہیں تو جسم تمام روگوں یا بیماریوں سے بچا رہے گا. لیکن اگر ان کیفیات میں انفعالی صورت پیدا ہو جائے تو قوتِ مدافعت اور قوتِ مدبرہ (قوتِ حیات) کمزور ہو جاتی ہیں اور جسم مختلف تکالیف و علامات کے ذریعے اپنی فنی خرابی کا اظہار کرتا ہے... وہ انفعالی کیفیات یہ ہیں: 1. سورا= گرمی تری، 2. سفلس = تری گرمی، 3. سائکوسس = خشکی گرمی. کچھ افراد میں انفعالی بطور فعالی اور فعالی بطور انفعالی کیفیات بھی ہو سکتی ہیں.

ان ہی تحریکات کے بارے میں ڈاکٹر ہانیمن اپنی آرگینن آف میڈیسن میں فرماتے ہیں:

خلاصہ دفعہ 9: تندرستی کی حالت میں ایک روحانی طاقت (غیر مادی قوت / کیفیت) جسم میں تحریک قائم رکھتی ہے اور جسمانی نظام کو ہم آہنگ اور باقاعدہ رکھتی ہے.

خلاصہ دفعہ 10: تحریک کی روحانی طاقت (کیفیاتی اعتدال) کے بغیر جسم مردہ اور بے جان ہو جاتا ہے.

یعنی جسم میں اگر میازم معتدل و متحرک نہ ہوں تو صحت اور زندگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا. دفعہ نمبر 9 میں مرقوم ایک روحانی طاقت کی تشریح کریں تو ڈاکٹر ہانیمن نے لفظ ایک کا ستعمال کیا ہے. اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہر فرد و جنس میں ایک جیسی ہی کیفیت ہو گی. بلکہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عمر و جنس کے اعتبار سے سب میں ایک جداگانہ خودکار کیفیت ہو گی جس کو ڈاکٹر ہانیمن نے ہر فرد کو انفرادیت کا نام دیا ہے. تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ: 1. بچہ (لڑکی یا لڑکا) ہو گا تو اسکی فعالی کیفیت تر سرد ہو گی، 2. جوان (مرد / مذکر) کی فعالی کیفیت خشک سرد ہو گی، 3. جوان (عورت / مونث) کی فعالی کیفیت گرم خشک ہو گی اور 4. بوڑھے (مرد و عورت) کی فعالی کیفیت تر سرد ہو گی. نیز یہ ہی نظام ان اجسام میں روزمرہ کی معتدل حرکات و سکنات کا باعث و پہچان بنتا ہے. اور جب اس میں بگاڑ آجاتا ہے تو اس کے دفیعہ کیلیئے ڈاکٹر ہانیمن آرگینن آف میڈیسن میں فرماتے ہیں کہ: دفعہ 26: "یہ طب کا فطری قانون ہے کہ زندہ جسم کے اندر جو نسبتاً کمزور تحریک (میازمیٹک کیفیت) ہو گی، اسے، اس کے مماثل (مدِ مقابل) زیادہ طاقتور تحریک (میازمیٹک کیفیت) ختم کر دے گی. اگرچہ اسکی نوعیت مختلف کیوں نہ ہو، اس کا انحصار مذکورہ قانون پر ہے". فطرت کا قانون یہ ہی ہے کہ انفعالی کیفیات کو فعالی تحریکات اور فعالی کیفیات کو انفعالی تحریکات کے ذریعے متاثر کیا جاتا ہے. یہ ہی اصولِ علاج ہے اور یہ ہی قانونِ فطرت ہے. اسی وجہ سے ڈاکٹر ہانیمن نے یہ الفاظ استعمال کیئے ہیں کہ: (اگرچہ اسکی نوعیت مختلف کیوں نہ ہو، اس کا انحصار قانونِ فطرت پر ہے.) اس سے پہلے دفعہ نمبر 23 میں ڈاکٹر ہانیمن علامات

کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:" جو علامات چمٹی ہوئی اور کہنہ ہیں انکا علاج متضاد علامات رکھنے والی ادویات سے نہیں ہو سکتا ". یاد رکھیں کہ یہاں پر بحث علامات کی ہو رہی ہے کیفیات کی نہیں. اسی عنوان پر ڈاکٹر ہانیمن آرگینن آف میڈیسن دفعہ نمبر22 میں فرماتے ہیں کہ:"......اگر تجربہ سے یہ پتہ چلے کہ متضاد علامات والی ادویات (علاج) مرض میں یقینی اور مستقل شفاء بخش ہیں تو پھر ان متضاد ادویات (علاج) کا استعمال کرنا چاہیئے..." مثال کے طور پر کسی کے سر میں شدید درد ہو رہا ہو اور اسکا معالج آہنی سلاخ گرم کر کے اس کے پاؤں پر داغ دے یا سر کو سُن کر دے. اگر ایسا کرنے سے اس کے سر کا درد ہمیشہ کیلئے ختم ہو تا ہے تو ٹھیک ہے، ورنہ یہ سو فیصد غلط طریقہ اور قانونِ فطرت کے خلاف ہے. کیونکہ اس عمل سے سر کے درد کے مقابلہ میں اسکا داغا ہوا پاؤں ذیادہ دُکھ رہا ہو گا. اب وہ مریض سر کی بجائے پاؤں پکڑلے گا یا سر سُن پن میں نڈھال ہو جائے گا. لہٰذہ یوں اسے ایک درد کے ساتھ دوسرا درد بھی مفت میں مل جائیگا. نوٹ: "متضاد علامات" اور "علاج بالضد" الفاظ کی تفریق کو بھی سمجھنا چاہیئے.

مذکورہ بالٰی مثالوں کا مقصد یہ تھا کہ ہم کیفیات اور علامات میں موجود تفریق سے آگاہ ہوں. کیونکہ دنیائے ہومیو پیتھی میں عموماً کیفیات و علامات کو الگ الگ نہیں سمجھا جاتا. یہ ہی وہ بڑا سبب ہے کہ جو ہمیں میازم کی ماہیت کو سمجھنے میں ناکام کرتا ہے. میازمین یا کیفیات ہر جاندار جسم میں اپنے اپنے مقام پر اعتدالی صورت میں بلا انقطاع متحرک رہتی ہیں. جب ان میں سے کوئی ایک متاثر ہو جاتی ہے، تو یہ ایک عفونتی مادہ کی شکل اختیار کرتی ہے. جو کہ جسم کو بیمار کرنے کا سبب بن جاتا ہے. تینوں ہی عفونتی میازمین (امراض) مفرداً موروثی، عام و موسمی اور / یا متعدی بھی ہو سکتے ہیں. آرگینن آف میڈیسن کے دفعہ نمبر 11، 78، 79، 80 اور 204 میں صاف ظاہر ہو تا ہے کہ تمام ہی قسم کی بیماریاں / علامات ان ہی تین میازمین کے عفونت زدہ ہونے کا نتیجہ ہیں. نیز انہی دفعات میں ان میازمین کی عمدہ شناخت بھی درج ہے. ملاحظہ کریں: سورا کی شناخت خارش و سوزش سے ہے، سفلس میں تمام

علامات اعصابی اورام و آبلہ کے ساتھ ہیں جبکہ سائکوسس میں پھول گوبی نما ابھار اور مسوں کی شکل ہوتی ہے. نیز تمام میازمین کیلئے جسمانی مختلف رنگوں کے نمودار ہونے سے بھی علامات پہچانی جاتی ہیں.

اب اگر ان تشخیصی نکات کا جائزہ لیا جائے تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ: سورا کا تعلق غدودوں کے ساتھ ہے، سلفس کا تعلق اعصاب کے ساتھ ہے اور سائکوسس کا تعلق عضلات کے ساتھ ہے. کیونکہ جن تشخیصی علامات پر آرگینن آف میڈیسن بحث کرتی ہے، ان تمام کا عضوی تعلق فطری طور پر بالکل اسی طرح سے ہی پایا جاتا ہے. جب بات کرتے ہیں غدد کی تو تمام جسم کے غدد کی تعمیر و حکمرانی جگر کرتا ہے، اعصاب کا مالک دِماغ ہے اور عضلات کی جان قلب ہے. اس تحقیق سے صاف ظاہر ہے کہ ڈاکٹر ہانیمن نے روحانی قوت کا جو فلسفہ پیش کیا ہے وہ بالکل درست اور حق بجانب ہے. کیونکہ یہ ہی تین اعضاء ہی اعضائے رئیسہ اور روح مانے جاتے ہیں. جگر میں طبعی روح، دِماغ میں نفسانی روح اور قلب میں حیوانی روح دُنیائے طب میں مانوس و معروف ہیں. لہٰذہ ہم اگر فلسفہء میازمین کو قدیمی طب سے تطبیق دیں تو وہاں ان کیفیات کو اخلاط (خلط / دوش) کے نام سے پکارا جاتا ہے. اور ایلوپیتھی میں سسٹم System کے نام سے جانا جاتا ہے. تشخیصی و تفہیمی زائچہ ملاحظہ فرمائیں:

ہومیوپیتھی		سورا Psora	سفلس Syphilis	سائکوسس Sycosis
اخلاط		صفراء	بلغم	سوداء
بافتی نظامات		Epithelial System	Nervous System	Muscular System
امزجہ	فعالی	گرم خشک	تر سرد	خشک سرد
	انفعالی	گرم تر	تر گرم	خشک گرم
حالتِ مجاری		پیچش	اسہال رقیق	قبض

رنگ	فعالی	زرد سرخ	سفید، نیلا	سیاہ زرد
	انفعالی	زرد سفید	سفید زرد	سرخ زرد
عفونتی مادہ		سوزشی یا خارشی مادہ	آتشکی مادہ	بواسیری یا سوزاکی مادہ
زہر		Psoric Toxin	Syphilitic Toxin	Sycotic Toxin
رطوبات		Yellow Bile	Phlegmatic	Black Bile
ذائقہ	فعالی	چرپرا	پھیکا، کسیلا	ترش
	انفعالی	نمکین	میٹھا	کڑوا
دموی جز		W.B.C	Plasma	R.B.C
مرکز		جگر	دماغ	دِل
اصطلاح امراض		Physical Disease	Mental Disease	Emotional Disease
عضوی مساکن		جسم کے تمام غدود	جسم کے تمام اعصاب	جسم کے تمام عضلات
روح		طبعی روح	نفسانی روح	حیوانی روح
شناخت		خارش وسوزش	آبلہ وآتشک	گوبی نما ابھار / مسے وریاح
کیمیاوی ترکیب		نمک / سالٹ	(کھار) الکلی	ترشہ / ایسڈ

اس تمام بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ میازم ارواح (روح) کا نام ہے اور بیماری میازمی عفونت کا نام ہے. ارواح کا تعلق رئیس اعضاء سے ہے. تاہم، اگر رئیس اعضاء تین ہیں تو پھر بلاشک وشبہ میازم بھی تین ہی ہیں. باقی جو فاضل اطباء تین سے زیادہ میازم مانتے ہیں وہ شریف اعضاء کی لاحق تکلیف ہوتی ہے یا پھر علامات میں سے کوئی علامت ہوتی ہے میازم نہیں. کیونکہ تمام شریف اعضاء، رئیس اعضاء

کے ماتحت کام کرتے ہیں. زندگی کا دارومدار اور شریف اعضاء کی بقاء رئیس اعضاء کے ہی سر ہے. یعنی رئیس اعضاء کے بیمار ہونے پر علامات اُس بگاڑ کا اعلان برائے اصلاح کرتی ہیں. (آرگینن دفعہ:7).

علاج بالضد اور علاج بالمثل میں تفریق

دنیائے طب میں علاج بالضد اور علاج بالمثل کے تفریقی فلسفہ کو بنیادی طور پر کوئی بھی سمجھ نہیں پاتا. تمام ہی ماہرین لغوی اعتبار سے تشریح کر کے اعطمنان محسوس کر لیتے ہیں. اس معاملہ میں ڈاکٹر ہانیمن آرگینن آف میڈیسن میں رقم طراز ہیں کہ: دفعہ 1 تا 4 کا خلاصہ "کیفیاتی ہیجان کے مطابق درست، مکمل اور فوری علاج کرنا چاہیئے." اس معاملہ میں کوئی بھی معالج بطور ایک ہومیوپیتھک ڈاکٹر، مریض کو ٹھنڈ سے بچنے کیلئے گرم رہنے کی ہی ہدایات کرتا ہے، ایئرکنڈیشنز میں یا مزید ٹھنڈ میں رہنے کی نہیں. نیز مٹیریا میڈیکا کے مطالعہ میں موجود نکتہ ِ کمی و بیشی بھی ان ہی دفعات کا عکاس ہے. لہٰذہ اگر آپ مذکورہ الفاظ اور ذیلی زائچہ سمجھ لیتے ہیں تو علاج بالضد و بالمثل میں باآسانی تفریق کر پائیں گے. (آرگینن دفعات:57 تا62 تک مطالعہ کریں. نیز آرگینن نمبر 61 پر مفصل غور و فکر کریں.)

مرحلہ وار بیماریوں اور ظاہرہ علامات کی ترکیبِ ظہور پذیری / حملہ آوری اور اقدام:					
علاج بالضد کی ترجیح (معالجاتی ترتیب)	7	Miasm	میازم	1	علاج بالمثل کی ترجیح (معالجاتی ترتیب)
	6	Miasmic/ Miasmatic Toxin	میازمی زہر / عفونت	2	
	5	Immunity system	قوتِ مدافعت	3	
	4	Vital Force	قوتِ مدبرہ بدن	4	
	3	Physical & Organic Disorders	عضوی نامیاتی و کیمیاوی ہیجان	5	
	2	Infection	عفونتی غلبہ	6	
	1	Virus/ Germs	جراثیم	7	

اس زائچہ کو سمجھنا نہایت آسان ہے. کہ اگر علاج آغازِ مرض کے مطابق کیا جائے تو وہ ہومیوپیتھک (بالمثل) علاج ہے، اور اگر علاج آخری نکتہ سے الٹا کیا جائے تو وہ بالضد (ایلوپیتھک) ہے. خلاصہ: اول میازم میں خلل آکر میازمی زہر پیدا ہوتا ہے. جو کہ قوتِ مدافعت و قوتِ مدبرہ بدن (قوتِ حیات) کو کمزور کر دیتا ہے. جس کے نتیجے میں عضویاتی ہیجان ہو جاتا ہے. اگر یہ سلسلہ مزید آگے بڑھے تو متاثرہ مقام پر عفونتی حملہ و غلبہ ہو جاتا ہے. اور یہ ہی عفونت آخر کار جراثیم کو پیدا اور جسم کمزور کرنے کا سبب بنتی ہے. تاہم اگر علاج کا آغاز ظاہری علامات اور جراثیم کے خاتمہ کو مان کر کیا جائے تو یہ علاج بالضد یعنی الٹی ترتیب ہو گا. اور اگر علاج اصل سبب (میازمی بگاڑ / آغاز) سے کیا جائے تو قوتِ حیات کے بحال ہوتے ہی جراثیم بھی جسم سے فطری طور پر خارج ہو جائینگے. یوں یہ ہی علاج بالمثل کہلائے گا.

علاج کیسے کیا جائے؟

ڈاکٹر ہانیمن کے نزدیک تین میازم ہیں اور یہ ہی تین بیماریاں ہیں. کائنات میں موجود ہر شے، جسم وزہر ان ہی کیفیات کا مظہر رکھتا ہے. جس طرح بنیادی تین رنگوں کے ذریعے دس ملین مختلف رنگ وجود میں آتے ہیں. بالکل اسی طرح سے ہی تین میازمین کے ذریعے لاتعداد تکلیف دہ علامات ظاہر ہوتی ہیں. یہ ہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر ہانیمن نے میازم ڈھونڈنے کے مقابلہ میں علامات ڈھونڈنے پر زور دیا ہے. کیونکہ علامات تو ان ہی کیفیات کا درجہ بدرجہ نتیجہ ہیں. اگر آپ درست علامات پا لیتے ہیں تو درست میازم خود بخود مل جائیگا. لہٰذہ آپ کے پاس دو راستے ہیں، یا تو میازمین پر مکمل عبور پالیں یا پھر علامات پر قناعت فرمائیں. ہومیوپیتھی میں عموماً تین طرح سے علامات لی جاتیں ہیں: 1. کامن سمٹمز Common symptoms (ایسی مشترکہ علامات جو ایک سے زیادہ ادویات میں ایک جیسی ہی پائی جاتی ہوں، ان علامات کے ذریعے درست دوا کا انتخاب کیا جاتا ہے)، 2. جنرل سمٹمز General symptoms (مریض کی بیان کردہ خصوصی علامات) 3. پرٹیکیولر سمٹمز Particular symptoms (ایسی مخصوص

علامات کہ جو جسم کے کسی خاص حصے، سمت، اوقات یا عضوء کی نشاندہی کرنے میں معاونت کرے).
لہٰذہ علامات حاصل کرتے وقت ان کلیات کو کبھی بھی نظر انداز نہ کریں.

دوا کب اور کس طرح دیں؟

دوا مدر ٹنکچر اور نچلی طاقتوں میں دینا مقصود ہو تو، دوا کو ہمیشہ سفوف یا پانی میں ملا کر پلائیں. اور اگر اونچی طاقتوں میں دینا ہو تو دوا براہِ راست جِلد، زبان پر یا میٹھی گولیوں کے ذریعہ دیں. نتائج آنے پر دوا فوراً بند کر دیں. حاد Acute اور ابتدائی امراض میں دوا بار بار دوہرائی جائے تو بہتر ہے اور مزمن Chronic امراض میں دوا کی دوہرائی Repetition یومیہ، ہفتہ وار وبا انتظار دینا مفید ثابت ہوتا ہے.

جسمانی تشکیل اور کیفیات و عناصر:

جیسا کہ یہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ زندگی یعنی حیات کا اساسی دارومدار "روح امر ربی" پر ہے. بالکل اسی طرح سے قانون فطرت کے تحت بدنی یا اجسامی اساس بھی ہوتی ہے. اور یہ اساس / Base دو اشکال میں پائی جاتی ہے، 1. مٹی، 2. ہڈی. مثلاً: تخلیقِ حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ.
(نر و مادہ کی چارجنگ اور فرٹیلائزنگ سسٹم کے اساسی ہارمونز بھی ہڈی سے ہی ماخوذ ہیں، گہرہ مطالعہ).
یعنی کئی اقسام کے جاندار مٹی سے پیدا ہوتے ہیں اور کئی ہڈی (پیوندکاری / لکڑی) یا تخم (بیج) سے.

ہر تخلیق اربع عناصر سے تشکیل پائی ہے. لیکن یاد رکھیں کہ کچھ اجسام ایسے بھی ہیں کہ جن کی تشکیل میں صرف ایک یا دو عنصری جوڑے (کیفیاتی اجزاء) ہی شامل ہیں. محض ایسے جاندار کہ جو ایک سے دوسری جگہ حرکت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں عموماً ان میں ہی یکجا اربع عناصر پائے جاتے ہیں، لیکن یہ بھی بدنی مختلف مقامات سے تعلق رکھنے کی وجہ سے الگ الگ جوڑے ہی ہوتے ہیں. یہ ہی وجہ ہے کہ تمام ادویات ایک یا دو کیفیات کے تدارک کیلئے ہی مستعمل ہوتی ہیں. عناصرِ اربع کی متحرک

جانداروں میں بدنی تقسیم کچھ اس طرح سے تحقیق ہوتی ہے:

کیفیات:	گرمی	تری	خشکی	سردی
عناصر:	آتش	آب	باد	خاک
بدنی تشکیل:	جگر	دماغ	دِل	ہڈی
بافتی تصریف:	Epithelial	Nervous	Muscular	Connective
میازمی تفہیم:	سورا	سفلس	سائکوسس	غیر میازمی (مخلوط) / اساسی
حواسی تقسیم:	شعور	تحت الشعور	لاشعور	بعید الشعور

میازمین کی مروجہ ترتیبی حقیقت:

ہومیوپیتھک میں سورا میازم کو ام الامراض اس وجہ سے مانا جاتا ہے کہ: سوراوی مادہ کا تعلق جگر سے ہے، اور جگر ہی بقیہ دونوں میازمی توانائیاں پیدا کر کے دِل و دِماغ کو ارسال کرتا ہے. نیز جگر کو دموی و طبعی کیفیات و اجزاء پیدا کرنے کی وجہ سے طبعی روح مانا جاتا ہے. تاہم ڈاکٹر ہانیمن نے سورا کو خوب سمجھنے کی ہدایات فرمائیں. سوراوی عفونتی ارتقا کیلئے ڈاکٹر کینٹ نہ جانے کس وجہ سے، حضرت نوحؑ کے دوَر سے بیان کرتے ہیں، لیکن در حقیقت یہ اس سے بھی پہلے اپنا پیر جما چکی تھی. دیکھیئے: ”خالقِ حقیقی نے انسان کو عمدہ ارواح کے ساتھ بنایا، لیکن حضرت آدمؑ نے ابلیس کے بہکاوے میں آکر ممنوعہ پھل کھالیا، اور وہ ہضم ہو کر پورے جسم میں جگر کی ہی وجہ سے منفی توانائی (نافرمانی) و غذائیت بن کر پھیل گیا. کشالی“ تاہم اسی وجہ سے سورا کو منفی سوچ (کردار) کا مسکن و منبع بھی کہا گیا ہے. یعنی اگر مثبت توانائیاں جگر سے بنتی ہیں تو منفی بھی یہیں سے ہی غذائیت و پرورش پاتی ہیں. لہٰذہ ہر تینوں کیفیات کا بگاڑ جگر اوراسکے تمام نظامات کے ہی سر ہے.

ایلوپیتھی میں اعصابی نظام کو تمام بیماریوں کی جڑ اور درجہ اول جُز برائے درس و تدریس اور

بحث و مباحثہ محض اس لیئے مانا جاتا ہے کہ: دِماغ و اعصاب کا کام جسمانی خبر گیری اور حکم رسائی ہے. نیز تمام تکالیف کا احساس اعصابی نظام سے ہی ہوتا ہے. تاہم ایلوپیتھک محسوسات کو سُن کرنے میں ماہر تو بن گئی لیکن افسوس کہ اتنی ترقی کے باوجود کیفیات (میازمین) کی حقیقت و اہمیت سے ناآشنا رہ گئی.

طبِ یونانی و آیورویدک میں یہ ترتیب سوداء (وات)، صفرا (پت) اور بلغم (کف) اخلاط (دوش) کی ترتیب پر، جسمانی بناوٹ کی وجہ سے تسلیم کی جاتی ہے. کیونکہ جب بچہ ابھی ماں کے بطن میں بدنی تعمیری مراحل میں ہی ہوتا ہے، تو سب سے پہلے نکتہ ءِ قلب بنتا ہے، ازاں بعد جگر و دماغ تشکیل پاتے ہیں. اور اسی ہی ترتیب سے یہ تمام بدن میں قابلِ مشاہدہ پیوند رہتے ہیں. نیز ان کے ہاں علاج کا طریقہ بھی عموماً ہومیوپیتھک کے بے مثال اصولوں سے ملتا جُلتا ہی کیا جاتا ہے. یاد رکھیں کہ ڈاکٹر ہانیمن نے ہومیوپیتھی طریقہ ہائے علاج کا آغاز بھی قدیمی طب سے متاثر اور ایلوپیتھی سے مایوس ہو کر کِیا. لہٰذہ ڈاکٹر ہانیمن نے کیفیات کے مطابق جڑی بوٹیوں سے براہِ راست اور طاقتوں Potencies کے ذریعے حصولِ شفاء اور قانونِ شفاء کو متعارف کروایا. جو کہ انسانیت پر ایک بہت بڑا احسان ہے.

میازمین کے متعفن ہونے کی وجوہات:

آٹھ مختلف اثرات سے میازمین متعفن ہو کر اپنی تکلیفی علامات / اعلانات ظاہر کرتے ہیں: 1. ناقص غذا، 2. ناقص دوا، 3. نفسیاتی و جذباتی ہیجان، 4. غیر مناسب ماحول، 5. موروثی عوارض، 6. متعدی عوارض، 7. حادثاتی اور 8. موسمی اثرات. یاد رکھیں کہ یہ ہی بنیادی و حقیقی اسبابِ تعفن اور علامات کے ظاہر ہونے کی وجوہات ہیں. (آرگینن آف میڈیسن کے دفعات نمبر 74 اور 77 تا 78)...

✍ ہدایات و یادداشت: لہٰذہ تشخیص و علاج کرتے وقت مندرجہ ءِ بالا و ذیلی مکالمات ہر گز نہ بھولیں:

1. حالتِ صحت ؟:- تمام اعضائے بدن اور تمام مجاری کا اپنے طبعی افعال میں صالح ہونا، صحت و تندرستی کہلاتا ہے.

2. حالتِ مرض؟:- جب اعضائے بدن اور مجاری اپنے طبعی افعال درست طور پر انجام نہ دے پائیں، یا خون میں تغیر پیدا ہو جائے، تو اس حالت کو بیماری / مرض کہا جاتا ہے.

3. مناسب ماحول؟:- کہ جس جگہ یا جس آب و ہوا میں رہتے ہوئے گھٹن، پریشانی یا بے چینی اور طبیعت میں کوئی بھی غیر فطری علامت وغیرہ محسوس نہ ہو، تو یہ مناسب ماحول ہونے کی دلیل ہے.

4. غذا / خوراک؟:- ایسی شے ہے کہ جو طلب پر کھائی جانے کے بعد جسم کو متاثر نہ کرے، بلکہ خود جسم سے متاثر ہو کر جزوِ بدن بن جائے. تو یہ فطری غذا ہی نہیں بلکہ بقاء بھی اور شفاء بھی ثابت ہوتی ہے.

5. دوا؟:- ایسی شے ہے کہ جو بوقتِ حاجت لینے پر خود تو جسم سے متاثر نہ ہو بلکہ جسم کو اپنی عنصری کیفیات سے متاثر کر کے خود خارج ہو جائے.

6. زہر؟:- ایسی شے ہے کہ جو جسم کو اس قدر متاثر کر دے کہ جسم میں سرائیت کرتے ہی نظاماتِ جسم اور توانائی یا طبعی افعال کو دھیرے دھیرے یا تیزی سے سست یا تیز کر کے فنا یا مفلوج کر دے. یعنی کہ ہر طرح کا نقصان رساں عنصر ہی زہر / عفونتی مادہ کہلاتا ہے.

7. حقیقتِ امراض و علامات؟:- ہمیشہ غیر فطری عناصر کی وجہ سے ارواح / میازم بیمار یا کمزور پڑ جاتے ہیں اور قوتِ مدافعت و قوتِ مدبرہ بدن یعنی قوتِ حیات کے فطری نظام میں خلل و خلاء پیدا ہو جاتا ہے اور جب اس خلاء کی بھرپائی کے عمل میں ناکامی یا سستی کے باعث خفیف یا شدید بگاڑ ہو جاتے ہیں. تب فطری بحالی کیلئے علامات ظاہر ہوتی ہیں. جو کہ قوتِ حیات کی جانب سے اُٹھایا گیا ایک قدم ہے کہ جس سے بیماری کو رفع کرنا، بیماری کا تنقیہ کرنا اور بیماری کی نشاندہی کرنا مقصود ہوتا ہے. لہٰذہ یاد رکھیں کہ بگاڑ مرض اور علامات اظہار کا نام ہے. نوٹ: علامات کو دبانا مرض ٹھیک نہیں کرتا بلکہ پیچیدگیاں پیدا کر دیتا ہے.

8. حفظِ ماتقدم؟:- ہومیوپیتھی میں مشتبہ فرد کے احساسات، ڈر و خوف، خدشات اور موقع محل، موسم و حاوی و متوقع ماحول یا خطرات کے مطابق ہی مناسب دوا کا انتخاب کرنا انتہائی مفید قدم ثابت ہوتا ہے.

(ختم شدہ)

Miasm
a Trick or Treat!

Psora

Research & Written by:

Homoeopathic
Dr. Younis Kashali

قیمت:

سن تصنیف:
2018